

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت سے مسلمان جوان ملکوں میں آتے ہی ان کا ارادہ یہاں رہائش اختیار کرنے کا ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ امر کی شہریت بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ کیا ان کا یہ کام جائز ہے جب کہ ملک کفر، شرک اور بے حیائی سے بھرا ہوا ہے، پھر وہ ان حکومتوں سے کسی طرح دوستانہ تعلق قائم کرتے ہیں اور اس مقصد کے لئے اپنے اسلامی ملک کی شہریت سے دست بردار ہوتے ہیں اور اس ملک کی شہریت قبول کرتے ہیں۔ ایسے افراد کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے جب کہ وہ اسلام کی تبلیغ کے نام پر یہاں رہائش رکھنے کو اپنے لئے جائز قرار دیتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

کسی بھی مسلمان کے لئے ایسے ملک کی شہریت حاصل کرنا جائز نہیں جس کی حکومت غیر مسلم ہو۔ کیونکہ اس کے تہجد میں ان سے قلبی تعلق پیدا ہوتا ہے اور ان کے غلط کاموں کی تائید ہوتی ہے۔ شہریت حاصل کئے بغیر رہائش اختیار کرنا بھی بنیادی طور پر ہی منع ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْنَا مَلَائِكَتِنَا فَطَلَبُوا فَتْحَ الْجَنَّةِ فَمَا جَاءَهُمْ إِلَّا حُجُورٌ مَّغْلُوبَةٌ فِي الْأَرْضِ وَالْأَرْضُ فَاسِدَةٌ فَطَلَبُوا فِتْنًا فَوَلَّيْنَاهَا فَمَا جَاءَهُمْ إِلَّا نَارٌ مُّسْتَضْفِئِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا لِمَ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَسِعَةً فَمَا جَاءَهُمْ إِلَّا الْيَأْسُ وَالْوَيْلُ لِلَّذِينَ لَا يَتَّقُونَ اللَّهَ فَلاَ يَسْتَدِينُونَ جَنَّةً وَلاَ يَسْتَدِينُونَ سَبِيلًا فَوَلَّيْنَاكَ عَمَى اللَّهُ أَنْ يَغْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا غَفُورًا

جن لوگوں کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں تو فرشتے ان سے پوچھتے ہیں تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین میں کمزور تھے۔ وہ (فرشتے) کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر لیتے؟ یہی ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ انجام کی بری جگہ ہے۔ مگر وہ (سچ) کمزور مرد و عورتیں اوجھے جو کوئی تدبیر نہیں کر سکتے نہ راستہ معلوم کر سکتے ہیں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أنا بريء من كل مسلم يُقيم بين أظهر المشركين)

[1] میں ہر مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں میں اقامت رکھتا ہے۔

اس مضمون کی اور حدیثیں بھی ہیں اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ طاقت ہو تو مشرکوں کے ملک سے اسلامی ملک کی طرف ہجرت فرض ہو جاتی ہے۔ لیکن دین کی سمجھ رکھنے والے افراد اور علماء میں سے اگر کوئی مشرکین میں رہائش رکھے تاکہ انہیں دین کی تبلیغ کر سکے اور اسلام کی طرف دعوت دے سکے تو اس پر کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس اپنے دین کے بارے میں آزمائش میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور اسے امید ہو کہ وہ ان پر اثر انداز ہو کر ان کی ہدایت کا باعث بن سکے گا۔

وَاللَّهُ التَّوَفِّيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(اللبیة الدائمة - رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ ۲۱۱)

سنن ابی داؤد حدیث نمبر: ۲۶۳۵ - جامع ترمذی حدیث نمبر: ۶۰۵ - سنن نسائی (مجتبیٰ) ۸/ ۶۳ [1]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد دوم - صفحہ 74

